رسید تحائف احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) مجلس ادارت۔

اس بار جو علمی تحائف مجلہ فقہ اسلامی کو موصول ہوئے ہیں ان میں سرِ فہرست جناب حضرت علامہ مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی صاحب کا فتاوی دار العلوم نعیمیہ ہے' تقریباً ۲۵۰ صفحات پر مشتمل فتاوی کا یہ مجموعہ جن مختلف مسائل کو محیط ہے ان میں حسب ذیل نہایت اہم ہیں۔ کرنسی نوٹ کی شرعی حیثیت' شیئل کمپنی' گولڈن کی بزنس' پرائم بنک کارڈ' سکائی بز' پینٹا گون اور ایسی ہی دیگر کمپنیوں کے کاروباروں سے متعلق فتوی' عدالتی خلع کی شرعی حیثیت' عدت کے بعد کی طلاق' فون' فیکس' انٹرنیٹ پر بیعت' بین المذاہب مکالمہ کی شرعی حیثیت' انعامی بانڈز' ربا وقمار کے مسائل' اور دیگر ۲۷ مختلف مگر اہم شرعی مسائل کے جوابات۔ کتاب کے نام یعنی فتاوی دار العلوم نعیمیہ کے نام سے ہمیں پہلی نظر میں یوں لگا جیسے دار العلوم نعیمیہ کراچی کا فتاوی شائع ہوگیا ہے مگر پھر غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ نہیں یہ جامعہ نعیمیہ لاہور کا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی دار العلوم نعیمیہ کراچی سے بھی جہاں نصف درجن سے زائد مفتیان کرام ہر روز نت نئے مسائل پر فتاوی صادر فرماتے ہیں اور یہ سلسلہ حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے جاری ہے' گزشتہ پچاس برس کے فتاوی پر مشتمل ایک ضخیم مجموعہ ضرور جلد منظر عام پر آئے گا۔ جس میں حضرت علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی' حضرت علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی' اور جناب پروفیسر ڈاکٹر منیب الرحمٰن صاحب اور ان کے نائبین کے فتاوی علیہ شامل ہوں گے۔ کئی جلدوں پر مشتمل اس ضخیم فتاوی کا انتظار قوم کو عرصہ سے ہے۔

فتاوی دار العلوم نعیمیہ لاہور جسے ادارہ منشورات نعیمیہ لاہور نے شائع کیا ہے حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ ارشد مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی صاحب کے فتاوی پر مشتمل ہے جنہوں نے ۱۹۶۱ سے ۱۹۶۶ تک اپنے استاذ گرامی سے فتوی نویسی کی باقاعدہ تربیت حاصل کی' اور ۱۹۶۶ سے

☆ گستاخ رسول کو سر کا خطاب قابل مذمت ہے ☆

تاحال جامعہ نعیمیہ لاہور میں مسند افتاء کے وقار کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔فتاوی دارالعلوم نعیمیہ' جامعہ نعیمیہ لاہور سے براہ راست طلب کیا جاسکتا ہے۔

دوسرا بڑا تحفہ جامعہ نعیمیہ لاہور ہی سے حضرت علامہ غلام نصیرالدین نصیر صاحب کی دوجلدوں پر مشتمل ضخیم مترجم کتاب کا ہے۔یہ کتاب فرید بکسٹال لاہور نے شائع کی ہے اور اگست ۲۰۰۶ میں چھپی ہے' اصل کتاب کا نام ہے التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ' جو علامہ شمس الدین انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ ہجری کی تصنیف ہے۔جامعہ نعیمیہ لاہور کے نیک نام استاذ و مدرسِ علوم عقلیہ ونقلیہ علامہ غلام نصیرالدین نصیر گولڑوی صاحب نے اسے اردو کے قالب میں صمیم قلب سے ڈھالا ہے۔جلد اول ۵۸۴ صفحات جبکہ جلد دوم ۶۷۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

دونوں جلدیں بڑی مضبوط اور خوب صورت ہیں ۔کتاب میں موت' قبر' برزخ' حشر ونشر' شفاعت' حساب وکتاب' میزان' پل صراط' جنت اور دوزخ' اور امام مہدی کی آمد و علامات قیامت پر ایک قدیم عالم کی پرخلوص' کاوش اخلاص کے ساتھ اردو میں منتقل ہوکر مقررین و واعظین کے لئے بطور خاص اور عامۃ الناس کے لئے عموما باعث نفع عام ہوگئی ہے۔اتنی بڑی کتاب کا ترجمہ کرنا ایک مشکل امر تھا لیکن دربار عالیہ گولڑہ شریف کے لنگر میں یہ برکت اور خصوصیت ہے کہ جس نے اسے بحسن نیت کھایا یا چکھا ہے اس نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجدد گولڑوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خود کو بڑی بڑی مشکلات سے نبرد آزما کرنا سیکھا ہے۔سہل پسندی وتن آسانی اس مکتب فکر کے لوگوں میں کبھی نہیں رہی' علامہ غلام نصیرالدین نصیر کے ایک غیر معروف استاذ گرامی اور معروف گولڑوی مہروی عالم علامہ شاہ حسین گردیزی کو دیکھ لیجئے تحفظِ ناموس رسالت کا وہ علمی معرکہ برپا کیا اور دلائل کے کوڑوں سے گستاخانِ رسول کی وہ تشیں ایسی لال کی ہیں کہ ان کے پشتیباں ذہنی مولویوں کی سات پشتیں بھی یاد رکھیں گی۔

مولانا غلام نصیرالدین نصیر کے دیگر علمی شاہکاروں اور ادبی فن پاروں میں یہ کتاب ایک عمدہ

اضافہ ہے۔ کتاب کے شروع میں عرض مترجم کے عنوان سے علامہ موصوف نے ترجمہ کرنے کی جو وجہ بیان کی ہے۔ (ارشاد احبا ناطق تھا ناچار کچھ لکھنا پڑا جاناں) وہ مولانا کی مہروی ومزاجی انکساری ہے اس کا ترجمے سے کوئی تعلق نہیں۔ ورنہ اگر یہ بات درست ہوتی تو ترجمہ بھی نحیف ونزار سا اور ناچار سا ہوتا۔ اور لوگوں کی فہم سے بالاتر رہتا جیسا کہ بعض تراجم قرآن تک میں یہ صورت محسوس کی جا سکتی ہے۔ الحمد للہ ترجمہ معیاری ہے اور وقت کے معروف نقادوں کی اسے پرزور تائید بھی حاصل ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسرا بڑا تحفہ تفسیر کبیر کے (جزوی) اردو ترجمہ کا ہے' یہ ترجمہ لاہور کی خوبصورت ترین جامعہ' جامعہ اسلامیہ لاہور کے بانی ومہتم حضرت علامہ مفتی محمد خاں قادری زید مجدہم نے کیا ہے۔ مفتی صاحب اس سے قبل بھی بہت سی کتابوں کے ترجمے کر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی متعدد تراجم وتصانیف میں مصروف ہیں۔ مدارس کے بعض مہتمین بڑے عالم ہونے کے باوجود اہتمام میں انہماک کے باعث علمی کام نہیں کر سکے' لیکن مفتی محمد خاں صاحب ماشاء اللہ درس وتدریس' تحریر وتقریر' اور ترجمہ وتصنیف میں ہمہ وقت مشغول ہیں۔ لگتا ہے انہیں جامعہ کے سلسلہ میں انتظامی امور کے ماہرین کی معاونت حاصل ہے یا غیبی مدد' ہر دو بھی ہوں تو بعید نہیں۔

مفتی صاحب نے اب تک درجنوں کتابیں لکھی اور بیسیوں کے ترجمے کیے ہیں' انہوں نے بزرگ علماء کے کلام کی شرحیں بھی لکھی ہیں جن میں اعلیٰ حضرت کے سلام کی شرح' شرحِ سلامِ رضا اور عارف کامل حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب مجدد گولڑوی کی معروف نعت اج سک متراں دی ودھیری اے' کی شرح بھی شامل ہے۔

تفسیر کبیر جو امام کبیر حضرت فخر الدین رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے کا ترجمہ اس اہتمام کے ساتھ کہ جہاں جہاں ضروری خیال کیا زیر تشریح آیت کے بارے میں حنفی مکتب فکر کے علماء وائمہ کی آراء بھی اپنے نوٹس' اور حواشی میں شامل کردی ہیں۔ یہ کام

کوئی زیرک عالم ہی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب قبلہ کی جمیع مساعی کو قبول فرمائے

بڑی تقطیع کے ۵۶۴ صفحات پر مشتمل زیر نظر جلد تفسیر کبیر کی آخری بائیس سورتوں کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔اور اسے کاروانِ اسلام پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔

اس بار دیگر تحائف میں المدینہ العلمیہ کی دروس البلاغۃ مع شرح شموس البراعۃ' امام دین ٹرسٹ لاہور کی کتاب امام اعظم ابوحنیفہ' مجلس المدینہ العلمیہ کراچی کی شائع کردہ ازبعن نووی 'مراح الارواح' مفتی محمد خاں قادری صاحب کی منہاج النحو' منہاج المنطق' اور منہاج اصول الفقہ شامل ہیں۔

علامہ غلام نصیرالدین نصیر نے ہمیں ایک کتاب تمہید ابوشکور سالمی عنایت کی ہے جو ایک تاریخی کتاب ہے مگر اسے تاریخ کی کتاب نہ سمجھ لیا جائے اس کا موضوع عقائد کے ادق مسائل اور علم الکلام کے بعض مباحث سے ہے۔حضرت ابوشکور محمد بن عبدالسعید سالمی پانچویں صدی ہجری کے معروف عالم گزرے ہیں۔ ان کی یہ کتاب ناپید ہورہی تھی کہ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ کرکے اسے زندہ جاوید بنا دیا۔ترجمہ کا مسودہ جو محتاج نظر ثانی تھا' علامہ غلام نصیرالدین نصیر تک پہنچایا گیا' اور نصیر صاحب نے اسے مرتب و مدون کرکے قابل اشاعت بنادیا۔ جناب محسن اعجاز صاحب اس کار خیر پر خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔

اپنے پیاروں کو عالم بناؤ............اپنا پیارا ملک بچاؤ

بغیر علم کے اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی............دنیاوی علم اللہ کی معرفت عطا نہیں کرتا

یہ دینی علم ہی کی شان ہے کہ وہ اللہ سے ملاتا ہے............دنیاوی علم محض وسیلہ روزگار ہے۔

علماء کی قدر کیجئے............عالم بنئے............جاہل رہنے پر قناعت مت کیجئے۔

تحریکِ فروغ علم